عذاب الٰہی اوراس کے اسباب

مولانا محمد صدیق
شیخ الحدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان

﴿واتقوا فتنة لاتصیبن الذین ظلموا منکم خاصة واعلموا ان الله شدید العقاب ﴾ترجمہ: اور بچتے رہو اس فساد سے کہ نہیں پڑے گا تم میں سے خاص ظالموں ہی پر اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (انفال: ۲۵) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان والوں کو ایک ایسے عذاب سے بچنے کا حکم کیا ہے جو صرف مجرموں کو نہیں پہنچتا بلکہ مجرم اور غیر مجرم دونوں کو پہنچتا ہے۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دو قسم پر ہے ایک خاص جو کہ صرف مجرموں کو پہنچتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے اپنے اختیار میں ہے کہ اس دنیا میں ڈھیل دے کر آخرت میں دے اور دوسرا عذاب عام جو کہ اس دنیا میں مجرم اور غیر مجرم سب پر آتا ہے۔ اس عذاب عامہ کے اسباب کیا ہیں؟

۱۔ترک دعوت:..... قوم نیکی کی دعوت دینا ترک کر دے یعنی برائی دیکھ کر اس کو ناگواری نہ ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من رای منکم منکرا ملیغیرّ بیده وان لم یستطع فبلسانه وان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان ۔ جو تم میں سے برائی دیکھے وہ ہاتھ سے روک دے (جو کہ ارباب اختیار کا ذمہ ہے) اگر یہ طاقت نہ رکھے تو زبان سے روک دے (جو کہ داعی الی اللہ کا ذمہ ہے) اگر یہ بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم دل سے برا جانے اور اس کا دل برائی محسوس کرے۔ مشکوۃ شریف صفحہ ۴۳۶ حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا فلاں بستی کو الٹ دو۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ اس میں ایک نیک آدمی بھی رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو بھی الٹ دو کہ میرا حکم توڑا جاتا تھا اور اس کے ماتھے پر بل بھی نہیں آتا تھا۔ مشکوۃ شریف صفحہ ۴۳۹ ایسے ہی ایک جماعت بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لئے اٹھی تو اس جماعت کو شہر سمیت دھنسا دیا جائے گا، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اس شہر میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو کہ اس جرم میں شریک نہ تھے تو فرمایا کہ: یبعثون علی نیاتهم۔ کہ آخرت میں اپنی اپنی نیت پر اٹھائے جائیں گے۔

۲۔ترک جہاد:......عذاب عامہ کا دوسرا سبب ترک جہاد ہے کہ جب قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کردے گی کفار غلبہ کرکے مسلمانوں پر یلغار کردیں گے جس سے عورتیں اور معصوم بچے بھی ہلاک ہوجائیں گے۔

۳۔توہین شعائر اللہ:......عذاب عامہ کا تیسرا سبب توہین شعائر اللہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کی توہین نہ کرو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے دین کی علامتیں جانی جاتی ہیں ان کی توہین نہ کرو۔اس میں توہین خدا، توہین رسول خدا، توہین کعبۃ اللہ، توہین مساجد، توہین قرآن کریم، توہین دینی مدارس، توہین اولیاء کرام سب شامل ہوگئے کہ جب ان شعائر کی توہین ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب عامہ نازل ہوگا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:من عادی لی ولیاً فقد آذنته بالحرب ۔جو میرے ولیوں سے دشمنی کرتا ہے اس سے میرا اعلان جنگ ہے۔

۴۔سودخوری:......عذاب عامہ کا چوتھا سبب سودخوری ہے جو قوم سود دینے اور لینے میں مشغول ہوجائے اور باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿فاذنوا بحرب من الله ورسوله ﴾تو تیار ہوجاؤ لڑنے کو اللہ سے اس کے رسول سے۔(بقرۃ آیت ۲۷۹۔)

۵۔ظلم کرنا:......عذاب عامہ کا پانچواں سبب ظلم ہے۔ظلم خواہ کسی نوعیت کا ہو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔مظلوم کی بددعا سے بچو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اتقوا دعوة المظلوم فانه ليس بينه وبين الله حجاب۔

ظلم کی اقسام جو ہمارے ملک میں عام ہیں۔

☆......نظام اسلام کا مطالبہ کرنے والوں کو دہشت گرد قرار دے کر مارنا۔☆......کافروں کو ڈرون حملوں کی اجازت دے کر بے گناہ لوگوں کو ہلاک کرنا۔☆......اقتدار سے ناجائز فائدہ حاصل کرکے اپنے مخالف بے گناہوں کو مارنا۔☆...... برائے تاوان اغوا کرکے تکلیف پہنچانا یا ماردینا۔☆......جھوٹے مقدمات بنا کر بے گناہوں کو پابند سلاسل کرنا۔☆......رشوت لے کر عدالتوں سے بے گناہوں کو سزا دینا اور مجرم کو چھوڑ دینا۔☆......قاتلوں کو اسلامی سزا یعنی قصاص میں قتل نہ کرنا۔☆......قومی ذمہ داری بغیر رشوت پوری نہ کرنا یعنی جو قومی خدمت پر مامور تنخواہ دار ملازم ہیں وہ عوام کا کام رشوت لئے بغیر نہیں کرتے۔☆......جرائم عامہ زنا، چوری، ڈاکہ، فحش کاری، فحش گانے، شراب خوری عام ہوجائے تو یہ بھی قوم پر ظلم ہے۔☆......نااہل کو حکومت دینا بھی قوم پر ظلم ہے۔☆...... طاقت کے زور پر دوسرے کی آزادی رائے کو کچل دینا۔☆......زمیندار، کارخانہ دار، سرمایہ دار کا غریبوں کا خون پینا اور ان کی غربت سے ناجائز فائدہ اٹھانا اور پوری مزدوری نہ دینا بھی ظلم کی نوع میں داخل ہے۔☆......تنخواہ پوری لینا اور کام ادھورا کرنا بھی ظلم ہے۔☆......ذخیرہ اندوزی، سرمایہ داروں کا ذخیرہ اندوزی کرنا اور مخلوق کو قحط میں مبتلا

کر کے گراں فروشی کرنا۔ ☆...... خیانت: امانت میں خیانت کرنا اور حق والے کو حق نہ دینا۔ ☆...... بم دھماکوں، خود کش حملوں کے ذریعے معصوم عوام کو مارنا۔ ☆...... محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان جنھوں نے ایک اسلامی ملک کو ایٹمی طاقت بنانے میں اہم کردار ادا کیا انہیں پابند سلاسل کرنا۔

جب من حیث القوم ان جرائم کا ارتکاب ہوتا ہے اکثریت ان جرائم میں ملوث ہے ان جمہوری جرائم کا ارتکاب متقاضی ہے کہ ساری قوم کو عذاب دے کر ختم کر دیا جائے جیسا کہ قوم عاد، ثمود، قوم نوح اور آل فرعون، لیکن اس میں رکاوٹ وہ صرف دعائے رحمۃ للعلمین ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی کہ اے اللہ ساری امت کو تباہ نہ کر دینا، جیسا کہ پہلی امتیں تباہ کر دی گئیں۔ اس بناء پر عذاب عامہ کی دو اقسام ہو گئیں ایک استیصالی کہ جس سے تمام قوم کو جڑ سے اکھیڑ دیا جاتا ہے جو پہلی قوموں پر آیا۔ دوسرا عذاب غیر استیصالی جو اس وقت پر تنبیہ کرنے کے لئے کبھی کہیں کبھی کہیں آئے گا کبھی سرحد، آئے گا، کبھی بلوچستان میں، کبھی کراچی، سندھ میں آئے گا تو کبھی پنجاب میں آئے گا، چونکہ یہ امت آخری امت ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک رکھنا ہے اس لئے اس پر عذاب عامہ استیصالی نہیں آئے گا بلکہ جھنجھوڑنے کے لئے جزوی طور پر آتا رہے گا تا کہ قوم عبرت حاصل کر کے توبہ استغفار کی طرف متوجہ ہو۔ اب یہ وقت حاکموں کو گولیاں دینے کا نہیں بلکہ ہر شخص خود احتسابی کر کے جو ظلم کرتا ہے اس کو ترک کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ، تم میں سے ہر ایک بادشاہ ہے اور ہر ایک سے اپنی نوعیت کا سوال کیا جائے گا کہ تم اپنی رعایا پر ظلم تو نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ظلم کو معاف نہ فرمائیں گے اگر چہ کسی جانور پر بھی کیوں نہ کیا ہو، چہ جائیکہ انسان، انسان پر ظلم کرے۔ اب واحد راستہ یہی ہے کہ ان جرائم سے من حیث القوم توبہ کی جائے اور ملک میں اللہ تعالیٰ کا قانون جاری کیا جائے۔ پارلیمنٹ وہ فیصلے نہ کرے جو احکام الٰہی کے خلاف ہوں۔

عذاب عامہ کی قسمیں: ﴿فکلا اخذنا بذنبہ فمنھم من ارسلنا علیہ حاصبا ومنھم من اخذتہ الصیحۃ ومنھم من خسفنا بہ الارض ومنھم من اغرقنا وما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون﴾

ترجمہ:...... پھر سب کو پکڑا ہم نے اپنے اپنے گناہ پر، پھر کوئی تھا کہ ہم نے اس پر بھیجا پتھراؤ ہوا سے اور کوئی تھا کہ اس کو پکڑا، چنگھاڑ نے پھر کوئی تھا کہ اس کو دھنسا دیا ہم نے زمین میں اور کوئی تھا کہ اس کو ڈبو دیا ہم نے اور ایسا نہ تھا کہ اللہ ان پر ظلم کرے پر تھے وہ ہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے۔ (سورۃ عنکبوت آیت ۴۰)

دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''عذاب کبھی اوپر سے آتا ہے اور کبھی نیچے سے آتا ہے اور کبھی تمہاری آپس میں لڑائیاں ہوتی ہیں۔'' حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میں بادشاہوں جس سے چاہتا ہوں بادشاہی

لے لیتا ہوں اور جس کو چاہتا ہوں بادشاہی دے دیتا ہوں جب میں ناراض ہوتا ہوں تو ظالم بادشاہ مسلط کر دیتا ہوں، لہٰذا بادشاہوں کو گالیاں نہ دیا کرو بلکہ مجھ سے معافی مانگا کرو"۔ اس لئے قوم کو چاہئے کہ من حیث القوم اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگے۔

عذاب عامہ کے اوقات: ﴿افامن اهل القری ان یاتیهم باسنا بیاتا وهم نائمون او امن اهل القریٰ ان یاتیهم باسنا ضحی وهم یلعبون افامنوا مکر الله فلایا من مکر الله الاالقوم الخسرون﴾ ترجمہ: اب کیا بے ڈر ہیں، بستیوں والے اس سے کہ آن پہنچے ان پر آفت ہماری راتوں رات جب وہ سوئے ہوں یا بے ڈر ہیں بستیوں والے اس سے کہ آ پہنچے ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے جب کھیلتے ہوں کیا بے ڈر ہو گئے اللہ کی تدبیر سے پس نہیں بے ڈر ہوئے اللہ کی تدبیر سے مگر خرابی میں پڑنے والے۔ (اعراف آیت ۹۔۸۔۹۷)

عذاب کبھی سونے کے وقت میں آتا ہے اور عذاب کبھی عیش وعشرت کے وقت میں آتا ہے۔

عذاب عامہ سے بچنے کا طریقہ: خلاصہ یہ ہے کہ عذاب عامہ سے بچنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر معافی مانگی جائے، جن جرائم کو عذاب عامہ کا سبب بتایا گیا ہے ان سے توبہ کی جائے۔ ذرائع ابلاغ، گانے، ڈرامے ختم کر کے انسانی ہمدردی کا سبق جو قرآن وحدیث میں آیا ہے، پس جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فرمایا ہے اس کو سنا جائے تا کہ دنیا پر واضح ہو کہ اسلام انسانی حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ قوم کا مزاج مغرب کی بجائے اسلام کی طرف موڑا جائے اور اسلامی اخلاق، اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے ذریعے نشر کریں۔ جرائم کبیرہ چوری، ڈاکہ، دہشت گردی، قتل، زنا، بددیانتی، آبروریزی جیسے جرائم کی برائی نشر کی جائے۔ تمام قوانین سے اسلام کے قانون کی برتری بیان کی جائے۔

آخری تنبیہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمائی ہے اس کو نشر کیا جائے، ﴿الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله﴾ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ لوگوں کے دل ڈر جائیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے۔ (حدید آیت ۱۶) سیلاب کی تباہ کاریاں، زلزلہ کا تباہ کاریاں ابھی قوم کو جھنجھوڑ نہیں رہیں؟ کہ وہ سیلاب زدگان کو نشہ والا کھانا کھلا کر لوٹیں، سیلاب سے نکالنے کے بہانے سامان ٹرالہ پر ڈال کر لے جائیں۔ سیلاب کی امدادی رقم میں خیانت کریں، مال تھوڑا دیں اور دستخط زیادہ کے لیں۔ دیا ہوا سامان چھپا کر رکھ لیں اس کے بدلہ میں ردی سامان متاثرین کو دیں۔ کیا ابھی خوف کھانے کا وقت نہیں آیا؟ کیا اور کسی آفت کا انتظار ہے؟

یہ اخلاق تب آئیں گے جبکہ بادشاہ اپنے اخلاق بدلیں گے،: "الناس علی دین ملوکهم"۔ اس لئے حکومت اور رعایا سب کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔

☆☆☆